مفتی ذاکر حسن نعمانی

# عالَم اسلام لادینیت اور سیکولرازم کی زد میں

سیکولرازم کی حقیقت دنیاویت‘ دنیاداری‘ دنیاپرستی‘ دین اور دنیا کو ایک دوسرے سے الگ کرنا‘ مادیت اور مادہ پرستی ہے۔ لادینیت سیکولرازم کا اثر اور دور کی تعبیر ہے۔ فکر معاد سے آزاد ہو کر صرف فکر معاش بھی سیکولرازم کی بہترین تعبیر ہے۔

اس نظام میں صحیح الہامی مذہب اور دینداری یا بالکل مفقود ہوتی ہے یا مذہب کو دنیا کے تابع بنا دیتے ہیں کہ اصل چیز دنیاداری اور دنیا کو آباد کرنا ہے۔ رہا مذہب تو وہ ایک ثانوی اور ذاتی معاملہ ہے‘ جس شخص کو جن مذہبی افکار و رسوم میں سکون واطمینان حاصل ہو‘ وہی اس کا مذہب ہے۔ جس کا دنیاداری کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس طرح کی غلط اور الٹی سوچ کفری ممالک کی طرح اب مسلم ممالک اور عالم اسلام میں بھی عام ہو رہی ہے۔ بعض لوگوں میں یہ سوچ لاشعوری طور پر اپنی جڑیں مضبوط کر رہی ہے۔ بعض اپنے اغیار کے آلہ کار بن کر اس سوچ کو عام کر رہے ہیں۔ جبکہ کفار اور اغیار سوچے سمجھے منصوبوں کے ساتھ تمام عالم اسلام میں سیکولرازم کی اس مسموم اور مذموم فکر کو خفیہ اور علانیہ طریقوں سے رائج کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ اکثر کفری ممالک فخریہ طور پر خود کو سیکولر کہتے ہیں۔ بعض مسلمان سیکولرازم کا نعرہ زبان سے تو نہیں لگاتے لیکن ان کی عملی زندگی سیکولرازم کا منہ بولتا ثبوت ہے‘ ایسے جملے بھی اب سننے میں آرہے ہیں کہ ڈاکٹر جیسے اہم شخص کے لئے نماز معاف ہونی چاہیے۔ بعض حضرات دنیاوی دھندوں میں مشغولیت کو اہم فریضہ سمجھ کر نماز نہیں پڑھتے۔ یا جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے۔ یا وقت سے مؤخر کر کے قضا پڑھ لیتے ہیں۔ اور اپنے تئیں بہت خوش ہیں کہ مخلوق خدا کی خدمت کر رہے ہیں۔ مخلوق خدا کی خدمت بے شک بہت بڑی عبادت ہے۔ لیکن یہ لوگ سوچتے نہیں کہ اول مخلوق کے خالق کو راضی کرنا ہے۔ مخلوق کو راضی کرنا اور خالق کو ناراض کرنا عقل مندی اور دینداری نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے مخلوق خدا کی خدمت عقل مندی اور دینداری ہے۔ اعذار کی بناء پر یا ایمرجنسی کی صورت میں جماعت کی نماز ترک کرنا یا وقت سے مؤخر کرنا صحیح ہے۔ اکثر حضرات تو بلا کسی عذر اور ایمرجنسی کے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے۔ یا وقت سے مؤخر کر دیتے ہیں۔ بعض ایسے نیک ڈاکٹر بھی ہیں جو کلینک میں کام بھی کرتے ہیں اور جماعت کی نماز بھی پابندی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ بعض مریضوں پر ان کا یہ رویہ دشوار گزرتا ہے۔ دوران سفر اگر کوئی مسافر ڈرائیور سے کہے کہ نماز کے لئے گاڑی روکو تو بعض سواریوں پر یہ بات شاق اور ناگوار گزرتی ہے۔ کیونکہ نماز کے لئے گاڑی روکنے سے وقت ضائع ہوتا ہے۔ حالانکہ اس آدمی کی غلط سوچ سے قبل شریعت نے سفر کو عذر قرار دے کر

مسافر کے ساتھ رعایت کی ہے۔ چار کی بجائے دو رکعت پڑھ لے۔ اور دوران سفر اگر سنت نماز ترک کر دے تو کوئی حرج نہیں۔ ریل گاڑی میں نماز پڑھنے کی جگہ نہیں ہوتی لیکن ریل کے ڈبوں کے اندر سے ڈیزائن ہر وقت بدلتے رہتے ہیں۔ ریل میں مسافر کو نماز پڑھنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ لیٹرین کے کموڈ انگلش اسٹائل کے ہوتے ہیں۔ سیدھے سادھے مسلمانوں کو ان بیت الخلاؤں میں رفع حاجت کے وقت بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض مسافر نمازی مسافر کے ساتھ اس کی نماز میں تعاون بھی نہیں کرتے۔ کوئی کہتا ہے کہ بیٹھ کر پڑھو۔ کوئی کہتا ہے کہ قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں۔ ایک دفعہ دوران سفر ریل میں ایک صاحب سے پوچھا قبلہ کس طرف ہے تو کہنے لگا جس طرف رخ کر و نماز ہو جائے گی۔ میں نے کہا کہ میں نے آپ سے مسئلہ نہیں پوچھا قبلہ کے بارے میں پوچھا ہے، معلوم ہو تو بتلا دو۔ خود بھی نماز نہیں پڑھتے اور دوسروں کو بھی غلط مشورہ دیتے ہیں اور غلط مسئلہ بھی بتلاتے ہیں۔ اسی طرح ہوائی جہاز کے ڈیزائن بھی بدلتے رہتے ہیں لیکن اس میں نماز پڑھنے کے لئے جگہ نہیں ہوتی جو نماز پڑھنے کی کوشش کرتا ہے دوسرے اس کی دل جوئی نہیں کرتے جس کی وجہ سے بعض چاہتے ہیں کہ نماز پڑھیں لیکن ہمت نہیں کرتے۔ بلکہ شرماتے ہیں ایک دفعہ ہوائی جہاز میں مَیں نے مغرب کی نماز کے لئے جگہ تلاش کی نماز پڑھائی، جب مسافروں نے دیکھا تو بہت زیادہ سوار باوضو تھے۔ ہر ایک میں ہمت پیدا ہوئی اور نمازیوں کی ایک قطار بن گئی۔ چنانچہ باری باری سب نے نماز پڑھ لی۔ گویا تھوڑی دیر کے لئے دینداری کا ماحول بن گیا تھا۔ یہ ماحول ہر جگہ اگر عام ہو جائے تو لوگوں کے لئے دین پر عمل آسان ہو جائے گا۔ اکثر لوگ دین کا ماحول نہ ہونے کی وجہ سے بے عمل اور بد عمل بن جاتے ہیں۔ دینی ماحول اور دینی فضا میں دین پر عمل بہت آسان ہو جاتا ہے۔ بے دینی کی فضا اور ماحول میں فطری طور پر آدمی کے اندر جھجک اور سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک تقریب میں شریک تھا جس میں صرف میں شرعی ڈاڑھی والا تھا۔ میرے بھائی کے ایک بے تکلف دوست نے قریب آ کر کہنے لگے اپنی ڈاڑھی ذرا ڈائی وائی کریں (یعنی نارمل کٹ اور خشخشی بنالیں) اس لئے کہ آپ اس ماحول میں بڑے عجیب سے لگ رہے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ اگر آپ مجھے دیکھنا چاہتے تو کبھی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لائیں، جہاں داڑھی اور پگڑی کا ماحول ہوگا۔ وہاں پھر مجھ سمیت بہت خوب صورت اور ٹھیک ٹھاک نظر آئیں گے۔ پھر وہاں میں کہوں گا کہ شرعی داڑھی رکھ لو آپ اس ماحول میں بڑے عجیب طرح کے دکھائی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تبلیغی جماعت والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ مشکل ترین جگہوں میں دینی فضا اور ماحول بنا دیا۔ جہاں اب ایک دیندار آدمی دینداری پر کاربند رہنے کے لئے کوئی جھجک اور شرم محسوس نہیں کرتا۔ یونیورسٹی جیسے ماحول میں لڑکے پگڑیاں باندھ رہے ہیں۔ شرعی داڑھیاں رکھ لیں۔ اذان اور باجماعت نماز کا اہتمام ہوتا ہے۔ یورپ جیسے خلاف اسلام ماحول میں شریعت پر کاربند رہتے ہیں۔ افسوس آج مسلمان اپنی پاک وصاف تہذیب کو چھوڑ کر کفار اور اغیار کی تہذیب فخریہ طور پر اپنا رہا ہے۔ کفار کی اغیار کی بود و باش اور طرز زندگی کو تہذیب کہنا لفظ تہذیب کی توہین ہے۔ صحیح اسلامی

تہذیب کو اپنانے کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو بھیجا ہے۔ افسوس اس الہامی تہذیب کو آج مسلمان اپناتے ہوئے شرماتا ہے۔

ہمارے گھروں کے اسٹائل کو دیکھ لو۔ تعمیر پر بے دریغ روپیہ لٹایا جا رہا ہے۔ ہر جگہ تعمیر نمائش اور اسراف کے ناجائز درجہ میں داخل ہے۔ مکہ اور مدینہ کی تعمیرات بھی نمائش کے درجہ میں ہے۔ گھروں کے بیت الخلاؤں میں کموڈ انگریزی اسٹائل کے ہیں۔ مکہ اور مدینے کی بلڈنگوں میں انگلش اسٹائل کے کموڈ اور لیٹرین ہیں۔

لطیفہ: ہم انگریزی اسٹائل میں پیشاب اور پاخانہ کرتے ہیں۔

گھروں پر بے دریغ روپیہ صرف کر کے مصلیٰ (جائے نماز) نہیں بناتے۔ استنجاء اور وضو کی جگہ نہیں ہوتی۔ کسی کو وضو کرنا ہے تو لیٹرین کے اندر واش بیسن کے سامنے کھڑے ہو کر کرنا پڑتا ہے۔ پھر پوچھنا پڑتا ہے کہ قبلہ کس طرف ہے۔ بعض گھروں میں تو نماز کے لئے زمین پر بچھانے کی جائے نماز بھی نہیں ہوتی۔ نصاب تعلیم میں اسلامیات برائے نام ہے۔ کبھی اختیاری مضمون بن جاتا ہے۔ نصاب پڑھ کر طالب علم کو اپنا عقیدہ' اسلامی اخلاق' معاملات اور عبادات کے بارے میں کچھ پتہ ہی نہیں چلتا۔ کسی سٹوڈنٹ کو اگر کچھ دینی معلومات حاصل ہیں تو یہ مُلا اور مسجد کی برکت ہے۔ ایک بچہ کو عصری تعلیم دلوانے کے لئے جان' مال' اور وقت جیسی قیمتی چیزیں خوب صرف کی جاتی ہیں۔ لیکن اس کو دیندار بنانے کے لئے کچھ اہتمام نہیں کیا جاتا۔

علماء کرام دنیاوی ترقی کے مخالف نہیں لیکن جب دینی ترقی کی بات کرتے ہیں تو لوگ ان کی دینی باتوں کو دنیاوی ترقی میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ دنیا چاند تک پہنچ گئی اور یہ ہمیں قبر اور حشر کی یاد دلاتے ہیں۔ اور تبلیغی جماعت والے تو ہمیں چودہ سال پیچھے کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ علماء کرام تو انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ یہ تو انبیاء کرام کی طرح لوگوں کے عقائد' اخلاق' عبادات اور معاملات کی فکر کرتے ہیں۔ دنیا کو صحیح چین وسکون کی طرف بلاتے ہیں۔ دنیا کو امن کا گہوارہ بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حقیقی عزت اور فلاح دین میں ہے۔ یہ مذکورہ باتیں لوگوں کے عملی سیکولرازم کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ حضورؐ جب دنیا میں تشریف لائے تو کیا اس وقت مکہ اور مدینہ میں دنیاوی مسائل نہیں تھے؟ اس وقت بھی روڈ' پل اور دیگر تعمیرات کی ضرورت تھی۔ ڈاکٹروں انجینئروں اور سائنسدانوں کی ضرورت تھی۔ لیکن آپ نے ان دنیاوی مسائل کو نہیں چھیڑا اور نہ ان کی مخالفت کی' حالانکہ اس وقت بھی ایک مضبوط اور مستحکم معیشت اور سیاست کی ضرورت تھی' ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ نبی کی عقل وتجربہ عیاذاً باللہ اس قابل نہ تھا کہ حرمین کو ترقی یافتہ ممالک کا امام نہیں بنا سکتا تھا۔ آدم تا ایں دم تمام عقلاء کی عقل کو یکجا کر دیا جائے تو ایک نبیؐ کی عقل کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اگر حضورؐ اس وقت طب کی طرف متوجہ ہوتے تو آج نہ کسی میڈیکل کالج کی ضرورت ہوتی نہ کسی ڈاکٹر کی۔ پھر ان شعبوں سے وابستہ حضرات رزق حلال کہاں سے کھاتے۔

اگر سائنس کی طرف متوجہ ہوتے تو آج کسی سائنسدان کی ضرورت نہ ہوتی' نہ امریکہ دندناتا اور نہ مسلمان ان کی قوت سے گھبراتے۔ اسی طرح دیگر دنیاوی عصری علوم ہیں۔ ان دنیاوی علوم کی بنیاد اور ماخذ تو عقل' تجربہ' مشاہدہ اور ضرورت ہے۔ لوگ ان مذکورہ باتوں کی وجہ سے خود دنیاوی میدان میں آگے بڑھیں گے لیکن شریعت کی رہنمائی ضروری ہے۔ تاکہ کوئی خلاف شرع بات نہ ہو' اس لئے کہ شریعت اسی معیشت کو تسلیم کرتا ہے جو معاد (آخرت) کے تابع ہو۔ شاہ ولی اللہؒ حجۃ اللہ البالغۃ میں فرماتے ہیں:

ومن سیرھم أن لا یشتغلوا بما لا یتعلق بتھذیب النفس وسیاسۃ الامہ کبیان اسباب حوادث الجو من المطر والکسوف والھالۃ وعجائب النبات والحیوان ومقادیر سیر الشمس والقمر واسباب الحوادث الیومیۃ وقصص الانبیاء والملوک والبلدان ونحوھا اور انبیاء کرام کی سیرت میں یہ امر بھی داخل ہے کہ وہ ان امور کی جانب توجہ نہیں کیا کرتے جو تہذیب نفس سیاست امت سے متعلق نہ رکھتے ہوں۔ ان اسباب کو بیان نہیں کرتے جو عالم جو میں پیدا ہوتے ہیں (موسمیات) مثلاً بارش' کسوف اور ہالہ کی کیفیت عالم نبات (باٹنی) اور حیوانات کے عجائبات (زوالوجی) یا چاند و آفتاب کے انتشار کا اندازہ (فلکیات) اور روزمرہ حوادث (سائنس) کے اسباب انبیاء یا سلاطین یا شہروں کے حالات اور قصے (تاریخ (صفحہ ۸۶)

سوال: ان مذکورہ اشیاء کا کچھ نہ کچھ تذکرہ تو قرآن وحدیث میں ملتا ہے۔

جواب: شاہ صاحب جواب دیتے ہیں کہ البتہ کبھی کبھی خدا کے انعامات وانتقامات بیان کرنے کے لئے چند لفظوں میں امور بالا کا ذکر بھی بطور تبعیت آجایا کرتا ہے وہ بھی محض اجمالی صورت میں کسی استعارات اور مجازات کے پردہ میں آجایا کرتے ہیں۔ جس سے لوگ مانوس ہوں اور ان کی عقلیں اس کو قبول کرسکتی ہوں۔

## سیکولرازم کی چالیں:

جو لوگ اسلام پسند ہیں اسلام پر شدت سے کاربند ہیں' اسلامی قواعد وضوابط پر پوری قوت کے ساتھ عمل فرما ہیں' ان لوگوں کو بدنام کرنے کے لئے مختلف نعرے ایجاد کئے ہیں۔ مثلاً بنیاد پرست' شدت پسند' انتہا پسند' دہشت گرد وغیرہ اس کے ساتھ ساتھ خوش کن اور دل کش نعرے بھی ایجاد کئے ہیں۔ اسلام رواداری کا مذہب ہے' اسلام میں اعتدال ہے مذہبی رواداری اپناؤ دیگر مذاہب کا احترام ضروری ہے۔ اسلام میں جبر اور زبردستی نہیں۔ مذہب ذاتی معاملہ ہے' اپنا مسلک چھوڑو نہیں دوسرے کا مسلک چھیڑو نہیں۔ ان سب دل کش عنوانات کے پیچھے سیکولرازم کا باطل فلسفہ کارفرما ہے۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے سامنے ۶۰ اسلامی ممالک مقہور' مجبور' مرعوب اور معتوب بن گئے ہیں۔ امریکہ اور اس کے حواری جس طرح تمام مسلم ممالک کے وسائل پر قبضہ کر رہا ہے۔ ان کی جنگی قوتوں کو کمزور اور ختم

کرر ہا ہے۔اس طرح ان کے اصلی عقائد اور اعمال کو بھی کمزور کر کے مٹا رہا ہے۔تمام دنیا کے سامنے اپنا دستور اور منشور پیش کرر ہا ہے۔اصلاح کے نام سے نصاب تعلیم کو بدل رہا ہے۔دینی مدارس کی بیخ کنی کے لئے ماڈل مدارس بنا رہا ہے اس مقصد کے لئے خطیر رقم خرچ کرر ہا ہے۔افسوس اس بات کا ہے کہ اس مذموم اور خطرناک مشن میں ہمارے اپنے لوگ ان کے مددگار اور آلہ کار ہیں۔اسکول کالج اور یونیورسٹی میں مخلوط تعلیم اور دیگر طریقوں سے طلباء کے اخلاق کو تباہ کرر ہے ہیں۔خدانخواستہ ان طلباء کے عقائد بگڑ جائیں اخلاق تباہ ہو جائیں تو معاشرہ میں کس قسم کے لوگ ہوں گے۔ پردے کا تصور ختم ہو گیا ہے۔حیا کی چادر تار تار ہو گئی ہے۔

## اسلام مذہب اعتدال ہے:

اسلام کا ہر حکم معتدل ہے۔رواداری کا مرہم معتدل ہے۔جہاد کا نشتر اور آپریشن بھی صالح معاشرہ قائم کرنے کے لئے رحمت اور معتدل حکم ہے۔سیکولر لوگ اعتدال اس کو کہتے ہیں کہ اسلامی عقائد میں ہر کفری عقیدہ سما جائے۔اسلامی اعمال اور اخلاقیات میں ہر قسم کی بدعملی اور بداخلاقی کی گنجائش پیدا ہو جائے۔برائی سے روکنا تشدد اور انتہا پسندی ہے۔جہاد تشدد اور دہشت گردی ہے۔دعوت و تبلیغ دوسرے کے مسلک کو چھیڑنا ہے۔سیاست سے مذہب کو دور رکھنا صحیح جمہوریت ہے۔موجودہ جمہوریت نے تو ہماری سیاست کو سیکولر بنا دیا ہے۔بلکہ موجودہ جمہوریت سیکولرازم کی بنیاد ہے۔اپنے بھی نعرہ لگا رہے ہیں کہ مذہب کا سیاست کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ملا کا کام مسجد و محراب کو سنبھالنا ہے۔حالانکہ شاہ ولی اللہ کی بات گزر چکی ہے کہ انبیاء کرام کا کام تہذیب نفس اور ملی سیاست ہے۔

## اپنا مسلک چھوڑو نہیں:

یہ نعرہ بھی سیکولر لوگوں کی ایجاد ہے۔اس نعرہ سے ان کی غرض دعوت و تبلیغ کے مرہم اور جہاد کے نشتر اور آپریشن کے خلاف بھرپور مشن ہے۔اسلام مسلسل ساری دنیا کو پیغام امن دیتا ہے اس میں رکاوٹ ڈالنے والوں کی جہاد کے آپریشن کے ساتھ اصلاح کرتا ہے۔اسی لئے حضورؐ نے فرمایا الجهاد ماض الی یوم القیامۃ۔''قیامت تک جہاد جاری رہے گا'' عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا فرمان ہے جو چھیڑے اس کو چھوڑو نہیں۔دوسروں کے مسلک کی اصلاح کی غرض سے چھیڑنا صحیح نہیں ہے۔محض چڑانے کی خاطر سے چھیڑنا صحیح نہیں۔یعنی باطل کو چھیڑنا بھی نہیں اور یونہی چھوڑنا بھی نہیں۔ باطل لوگوں کو چھیڑنے سے ان کی اصلاح نہیں ہوگی۔ان کی باگیں ڈھیلی کر کے ان کو چھوڑنا بھی صحیح نہیں۔سانپ کو چھیڑ دو گے تو کاٹے گا' یونہی چھوڑ دو گے تو ہر وقت کاٹنے کا خطرہ رہے گا۔سانپ کو ختم کرنا ضروری ہوتا ہے۔اسی طرح باطل کو ختم کرنا ضروری ہے۔لیکن باطل کو ختم کرنے کے ساتھ یہ لازم نہیں کہ اہل باطل کو بھی ختم کیا جائے۔اس لئے کہ ان کا باطل عقیدہ ختم ہو سکتا ہے۔مثلاً اسلام میں داخل ہو جائیں ان کا باطل عقیدہ ایک عارضی چیز ہے۔باطل عقیدہ چھوڑ دیں تو ہمارے دینی بھائی ہیں۔اسلام ان کی جان و مال کا محافظ ہے۔جزیہ قبول کر لیں تو پھر بھی اسلام ان کا محافظ ہے۔

باطل والے بالذات بُرے لوگ نہیں۔ نہ اسلام کے اصلی دشمن ہیں بلکہ عارضی دشمن ہیں۔ جبکہ سانپ بالذات بُری چیز ہے۔ سانپ کی اصلاح نہیں ہوسکتی۔ سانپ سے نجات سانپ کو ختم کرنے ہی میں ہے۔

**دیندار لوگوں پر سیکولرازم کے اثرات:**

سیکولرازم کی مسلسل تحریک اور زور وشور سے بعض دیندار حضرات بھی لاشعوری طور پر متاثر ہو چکے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ علم اور دینداری کے ساتھ اسباب معیشت نہ ہوں تو آدمی کہاں سے کھائے گا۔ اپنی اولاد کو دینی تعلیم اس لئے نہیں دلواتے کہ فارغ ہونے کے بعد روزگار کے مواقع کم ہوں گے۔ زندگی اجیرن بن جائے گی۔ بعض کا خیال ہے کہ مدارس میں علم دین کے ساتھ معیشت کے کچھ پیشے بھی سکھاؤ تاکہ معیشت میں کسی پر بوجھ نہ بنے۔ اسباب معیشت منع نہیں بلکہ اسباب معیشت سے مطمئن ہونا قوی ایمان والے مؤمن کا شیوہ نہیں۔ اسباب میں تو مؤمن کا امتحان ہے۔ اصل مؤثر تو اللہ کی ذات ہے۔ اللہ تو خالق الاسباب ہے اسباب پر کبھی اثر مرتب ہوتا ہے کبھی نہیں۔ بنی اسرائیل کے ساتھ وادی تیہ میں اسباب معیشت نہ تھے۔ لیکن یہ زمانہ ان کے لئے مستحکم معیشت کا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسباب معیشت کے بغیر اپنی قدرت سے ان کی معیشت مستحکم کردی۔ بعض دیندار اور پڑھے لکھے لوگ جب کسی مدرسہ کا معائنہ کرتے ہیں اور ان کو بتایا جائے کہ اس مدرسہ میں معاشیات' سیاسیات' ریاضی انگریزی وغیرہ پڑھائی جاتی ہے۔ کمپیوٹر کی عملاً تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ تو یہ حضرات انتہائی خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ اصل کام کررہے ہیں اور اگر ان کو بتلایا جائے کہ اس مدرسہ میں خالص قرآن وحدیث کی تعلیم دی جاتی ہے تو ناک بھوں چڑھا کر چیں بجبیں ہوجاتے ہیں۔ ان کے خیال میں عصری علوم وفنون کی اہمیت دینی علوم سے زیادہ ہوتی ہے' اس لئے کہ فارغ التحصیل فکر معاش سے بے غم ہوگا۔ اگر یہ حضرات یوں کہیں کہ اصل تو دینی علوم ہیں اور عصری علوم ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ تاکہ عصری تقاضوں اور مسائل کو جان کر ان کا شرعی حل امت کے سامنے پیش کیا جائے تو پھر اچھی سوچ ہوتی۔ لیکن یہ حضرات دینی علوم کو عصری علوم کے تابع جان کر عصری علوم کی بہت زیادہ تعریف شروع کردیتے ہیں اس کی تو ایسی مثال ہے کہ ایک خوب صورت عالی شان محل ہو اور اس میں جابجا بیت الخلائیں بھی ہوں ایک آدمی اس عالیشان محل میں گھوم پھرنے کے بعد صرف محل کی بیت الخلاؤں کا تذکرہ کرتا رہے اور خوبصورت محل کی تعریف سے بالکل خاموش رہے اصل تو محل ہے لیٹرین تو اس کی ایک ضرورت ہے جس کے بغیر محل میں زندگی گزارنا مشکل ہوتی ہے۔ دینی علوم اصل ہیں اور عصری علوم سے واقفیت ہر دور کی ایک ضرورت ہے۔

**سیکولرازم کا مقابلہ:**

اسلام کے قواعد وضوابط کی پابندی انفرادی اور اجتماعی سطح پر لازمی ہونی چاہیے۔ محکمہ کے قواعد وضوابط کی پابندی لوگ کرتے ہیں۔ خلاف ورزی کو ہر آدمی پسند نہیں کرتا۔ فوج کے محکمہ کی لوگ کیوں تعریف کرتے ہیں صرف اس

لئے کہ وہاں قواعد وضوابط کی بہت زیادہ پابندی ہے۔ معمولی خلاف ورزی برداشت نہیں کی جاتی کوارٹر گارڈ کی سزا سے لے کر پھانسی تک سزا جرم کے مطابق تجویز کی جاتی ہے۔ صرف اسلام ایک ایسا محکمہ ہے کہ کلمہ پڑھنے کے بعد انفرادی اور اجتماعی سطح پر خلاف ورزیاں عام ہوگئیں ہیں۔ مصلحین جب کوئی اصلاحی قدم اٹھاتے ہیں تو ان کو بنیاد پرست' انتہا پسند اور دہشت گرد کہہ کر خاموش کردیا جاتا ہے۔ ان کی اصلاحی تحریکوں کو کمزور کردیتے ہیں یا بالکل دبا دیتے ہیں۔ اسلام میں جبری بھرتی نہیں۔ جس طرح فوج میں جبری بھرتی نہیں لیکن جب فوجی بن جائے تو اب قواعد وضوابط کی پابندی کے لئے جبر (کوارٹر گارڈ) اور دیگر سزاؤں کی شکل میں موجود ہے جب خوشی سے ایک آدمی محکمہ اسلام میں بھرتی ہوگیا تو اب جبر بھی ہوگا اور سزائیں بھی ہوں گی۔

۲۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا محکمہ ضروری ہے۔ دعوت وتبلیغ کو خوب ترویج دی جائے۔ تبلیغی جماعت والوں کا ہاتھ بٹانا بہت ضروری ہے۔

۳۔ سرکاری محکموں میں اصلاحی پروگراموں کو رواج دیا جائے۔

۴۔ نصاب تعلیم میں عقائد' اخلاق' اور فقہ کے ابواب اسلامیات کی کتابوں میں لازمی قرار دیئے جائیں۔

۵۔ عصری تعلیم دینے والے طلباء کی تربیت کا خاص خیال رکھیں۔ ان کے بہترین اخلاق بنانے کی ہر پیریڈ میں کوشش کریں۔

۶۔ اسلامی تہذیب اور طرز زندگی کو ہر سطح پر زندہ کیا جائے۔

۷۔ خلاف اسلام تحریکوں اور پروگراموں کو زبردستی دبایا جائے۔

۸۔ مخلوط تعلیم کو ختم کیا جائے۔

۹۔ بلاضرورت مخلوط پیشوں کو بھی ختم کیا جائے۔

۱۰۔ عالی دماغ اور ماہر پیشہ وروں کی خدمات کے لئے مسلم ممالک میں مواقع فراہم کئے جائیں۔ عالی دماغ لوگوں کو امریکہ اور یورپ نے مسلم ممالک سے اکٹھا کرلیا ہے۔ ان کی خدمات ان کے لئے وقف ہیں۔ اور وہ خوب مراعات بھی دیتے ہیں۔ مسلم ممالک کے ساتھ وسائل کی کمی نہیں۔ اتفاق اور ہمت وجرأت کی ضرورت ہے۔ اگر مسلم ممالک اچھے مراعات کے ساتھ اپنے عالی دماغ لوگوں کے لئے خدمات کے مواقع فراہم نہ کریں تو یورپ اور امریکہ ان لوگوں کو تعلیم' علاج' عیاشی روزگار اور دیگر مراعات کی چمک دکھاتا رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ آج اکثر مسلمان یورپ اور امریکہ میں زندگی گزارنے کو ترجیح دیتے ہیں جس کی وجہ سے ان حضرات کی سوچ آہستہ آہستہ سیکولر بن جاتی ہے۔ یعنی ان کا معاد ان کے معاش کے تابع ہوجاتا ہے۔

---